*Muslims who believe in the Messiah
Mirza Ghulam Ahmad of Qadian*

جماعت احمدیہ امریکہ کا علمی، ادبی، تعلیمی اور تربیتی مجلّہ

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ یُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ۬ؕ

القران الحکیم ۲:۲۵۸

النور

صلح-تبلیغ ۱۳۹۶ہش
جنوری-فروری ۲۰۱۷ء

پیشگوئیٔ مصلح موعود، تبلیغ، امریکہ میں پہلے مبلغ

Scenes from 2016 Jalsa Salana West Coast USA

جامعہ احمدیہ کینیڈا

تعلیمی سال 2017-18

داخلہ کی شرائط اور طریقِ کار

”میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا“

I WILL GIVE PRECEDENCE TO RELIGION OVER ALL WORLDLY AFFAIRS.
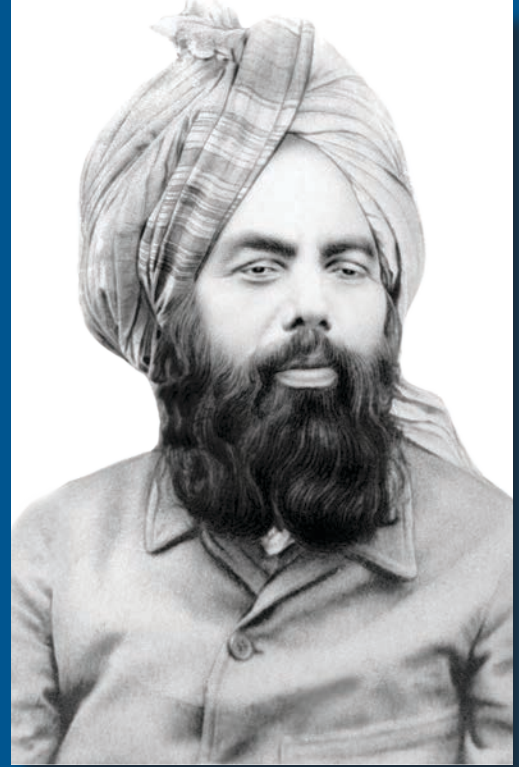
1. **تعلیم :** درخواست دہندہ نے ہائی سکول ڈپلومہ (گریڈ 12) مجموعی طور پر کم از کم 70 فی صد نمبروں سے پاس کیا ہو۔
2. **عمر :** درخواست دہندہ کی عمر 17 سے 20 سال کے درمیان ہو۔
3. **میڈیکل رپورٹ:** درخواست دہندہ کی صحت کے بارہ میں practicing physician کی رپورٹ درکار ہوگی۔
4. **تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو :** درخواست دہندہ کو ایک تحریری ٹیسٹ پاس کرنا ہوگا جس میں پاس ہونے کے لئے کم از کم 70 فی صد نمبر لینا ضروری ہیں۔یہ ٹیسٹ وقفِ نو سکیم کے 16 سال تک کے مروجہ نصاب میں سے لیا جائے گا۔ تحریری ٹیسٹ پاس کرنے والے درخواست دہندگان انٹرویو کے اہل ہوں گے۔
5. **درخواست کا طریق:** داخلہ کے لئے داخلہ فارم کے ساتھ حسبِ ذیل دستاویزات کی ضرورت ہوگی:

الف۔ نیشنل امیر جماعت کی طرف سے تصدیق شدہ درخواست برائے وقفِ زندگی

ب۔ تعلیمی سندات کی کاپی

ج۔ایک باتصویر سرکاری دستاویز (مثلاً ڈرائیونگ لائسنس یا پاسپورٹ کی کاپی)

د۔valid پاسپورٹ کی کاپی (صرف غیر ملکی طلبا کے لئے)

ر۔تین تازہ تصاویر(پاسپورٹ سائز)

6. **عمومی ہدایات:** داخلہ کے لئے خواہش مند طلبا روزانہ تلاوتِ قرآنِ کریم اور داخلہ ٹیسٹ کی تیاری کریں اور عربی، اردو اور انگریزی زبان میں مزید مہارت پیدا کرنے کی مسلسل کوشش کریں۔
7. **درخواست کی تاریخ:** داخلہ فارم حاصل کرنے اور مکمل درخواست جمع کروانے کے لئے درجِ ذیل پتہ ، فون نمبر یا ای میل پر رابطہ کریں۔ مکمل درخواست اصل کاپی ۳۰ اپریل ۲۰۱۷ء تک درجِ ذیل پتہ پر پہنچ جانی چاہیئے۔

Jāmi'a Aḥmadīyya Canada
10610 Jane Street,
Maple, Ontario
L6A 3A2, Canada

Phone : 905-832-6680 ext. 3012
Fax: 905-832-7767
Email: registrar@jamiaahmadiyya.ca
Web: www.jamiahmadiyya.ca

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے۔ وہ ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔

البقرہ ۲۵۸

النور

Al-Nur

صلح، تبلیغ ۱۳۹۶ جنوری، فروری ۲۰۱۷ ریاستہائے متحدہ امریکہ

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ۝

(سورۃ الفرقان:۷۸)

تُو کہہ دے کہ اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا ربّ تمہاری کوئی پرواہ نہ کرتا۔ پس تم اُسے جھٹلا چکے ہو سو ضرور اس کا وبال تم سے چمٹ جانے والا ہے۔

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

(سورۃ یونس:۹۰)

اس نے کہا تم دونوں کی دعا قبول کرلی گئی۔ پس تم دونوں استقامت دکھاؤ اور ہر گز اُن لوگوں کے رستے کی پیروی نہ کرو جو کچھ نہیں جانتے۔

(700 احکامِ خداوندی صفحہ 91-92)

نگران: ڈاکٹر مرزا مغفور احمد امیر جماعت احمدیہ، ریاستہائے متحدہ امریکہ

ادارتی مشیر: محمد ظفر اللہ ہنجرا، سید شمشاد احمد ناصر

مدیر: سید ساجد احمد

معاون مدیر: حسنیٰ مقبول احمد

لکھنے کا پتہ:

Al-Nur@ahmadiyya.us

OR Editor Al-Nur, 15000 Good Hope Road

Silver Spring, MD 20905

فہرست

نورِ قرآن کریم: اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے .. ۲

انتشارِ ہدایت: احادیثِ مبارکہ ۳

ہر ایک حرکت اور ہر ایک ارادہ صبر اور بُردباری کے رنگ سے رنگین ہونا چاہئیے۔ ارشاداتِ عالیہ امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۴

الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام: پیشگوئی مصلحِ موعود ۵

عہد خلافت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ۶

خلاصہ جات خطبات جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۷

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مفتی محمد صادق رضی اللہ عنہ کی خط و کتابت کا نمونہ ۱۱

انہی کی نسلیں اونچی کی جائیں گی جو تبلیغ میں اونچے ہوں گے: (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ) ۱۲

تبلیغ سے متعلق چند ایمان افروز واقعات از قلم حضرت مولانا غلام رسول قُدسی راجیکی رضی اللہ عنہ

اعجازِ احمدیّت ۱۲

موضع کھنانوالی کا ایک واقعہ اور کرشمۂ قدرت ۱۳

نورِ قرآنِ کریم

اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ؕ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝
كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ؕ
وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ ۝

(۳سورۃ آل عمران:۱۱۱،۱۰۵)

اور چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو۔ وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں۔
اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

تم بہترین امّت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔
اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو یہ ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔ ان میں مومن بھی ہیں مگر اکثر ان میں سے فاسق لوگ ہیں۔

أُدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ؕ
إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهٖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝

(۱۶سورۃ النّحل:۱۲۶)

اپنے ربّ کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔
یقیناً تیرا ربّ ہی اسے، جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہو، سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ إِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ إِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝
وَ لَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝

(۴۱سورۃ حٰمٓ السجدہ:۳۴۔۳۵)

اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ نہ اچھائی برائی کے برابر ہو سکتی ہے اور نہ برائی اچھائی کے (برابر)۔ ایسی چیز سے دفاع کر کہ جو بہترین ہو۔ تب ایسا شخص جس کے اور تیرے درمیان دشمنی تھی وہ گویا اچانک ایک جاں نثار دوست بن جائے گا۔

****

انتشارِ ہدایت

احادیث مبارکہ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عنهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عنهُ: فَوَاللهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فضائل علیؓ بن ابی طالب و بخاری کتاب الجهاد)

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا خدا کی قسم! تیرے ذریعہ ایک آدمی کا ہدایت پاجانا اعلیٰ درجے کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَامِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ فِيْ اُمَّةٍ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَاْ خُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَّقُوْلُوْنَ مَالَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَالَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَ مَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان کون النهی عن المنکر من الایمان و ان الایمان یزید و ینقص وان الامر بالمعروف)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے قبل اللہ تعالیٰ نے جس قدر بھی نبی مبعوث فرمائے انہیں کچھ مخلص ساتھی ایسے ملے جو ان کے طریقۂ کار پر عمل پیرا ہوتے اور ان کی کامل اتباع کرتے۔ پھر ان کی وفات کے بعد کچھ ایسے ناخلف پیدا ہوئے جو ایسی باتیں کہتے جن پر وہ خود عمل نہ کرتے اور ایسی باتیں کرتے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا۔ پس جو شخص ان سے ہاتھ کے ذریعہ جہاد کرے وہ صحیح مومن ہے جو اُن سے اپنی زبان کے ذریعہ جہاد کرے وہ بھی مومن ہے اور جو اُن سے اپنے دل کے ذریعہ جہاد کرے یعنی دل میں بُرا منائے وہ بھی مومن ہے اس کے بعد ایمان میں سے ذرّہ برابر بھی باقی نہیں رہتا۔

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَامِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يَعْمَلُ الْمَعَاصِيَ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُمُ اللهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتُوْا۔

(ابوداؤد کتاب الملاحم باب الامر و النهی)

حضرت جریر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو لوگ برے لوگوں میں رہتے ہیں اور باوجود قدرت کے ان کو برائی سے نہیں روکتے اللہ تعالیٰ ان کو ان کے مرنے سے پہلے سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔

ہر ایک حرکت اور ہر ایک ارادہ صبر اور بُردباری کے رنگ سے رنگین ہونا چاہئیے

ارشادات عالیہ امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"یہ پالیسی ہر گز صحیح نہیں ہے کہ ہم مخالفوں سے کوئی دکھ اٹھا کر کوئی جوش دکھاویں یا اپنی گورنمنٹ کے حضور میں استغاثہ کریں۔ جو لوگ ایسے مذہب کا دم مارتے ہیں جیسا کہ اسلام جس میں یہ تعلیم ہے کہ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران:۱۱۱) یعنی تم ایک امت اعتدال پر قائم ہو جو تمام لوگوں کے نفع کے لئے پیدا کی گئی ہو۔ کیا ایسے لوگوں کو زیبا ہے جو بجائے نفع رسانی کے آئے دن مقدمات کرتے رہیں۔ کبھی میموریل بھیجیں اور کبھی فوجداری میں نالش کر دیں اور کبھی اشتعال ظاہر کریں اور صبر کا نمونہ کوئی بھی نہ دکھاویں۔ ذرہ غور کر کے دیکھنا چاہئیے کہ جو لوگ تمام گم گشتہ انسانوں کو رحم کی نظر سے دیکھتے ہیں ان کے بڑے بڑے حوصلے چاہئیں۔ ان کی ہر ایک حرکت اور ہر ایک ارادہ صبر اور بُردباری کے رنگ سے رنگین ہونا چاہئیے۔ سو جو تعلیم خدا نے ہمیں قرآن شریف میں اس بارے میں دی ہے وہ نہایت صحیح اور اعلیٰ درجہ کی حکمتوں کو اپنے اندر رکھتی ہے جو ہمیں صبر سکھاتی ہے۔

یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام رومی سلطنت کے ماتحت خدا تعالیٰ سے مامور ہو کر آئے تو خدا تعالیٰ نے ان کے ضعف اور کمزوری کے لحاظ سے یہی تعلیم ان کو دی کہ شر کا مقابلہ ہر گز نہ کرنا بلکہ ایک طرف طمانچہ کھا کر دوسری بھی پھیر دو۔ اور یہ تعلیم اس کمزوری کے زمانہ کے نہایت مناسب حال تھی۔ ایسا ہی مسلمانوں کو وصیّت کی گئی تھی کہ ان پر بھی ایک کمزوری کا زمانہ آئے گا اسی زمانہ کے ہم رنگ جو حضرت مسیح پر آیا تھا اور تاکید کی گئی تھی کہ اس زمانہ میں غیر قوموں سے سخت کلمے سن کر اور ظلم دیکھ کر صبر کریں۔ سو مبارک وہ لوگ جو ان آیات پر عمل کریں اور خدا کے گنہگار نہ بنیں۔

قرآن شریف کو غور سے دیکھیں کہ اُس کی تعلیم اس بارے میں دو پہلو رکھتی ہے۔ ایک اس ارشاد کے متعلق ہے کہ جب پادری وغیرہ مخالف ہمیں گالیاں دیں اور ستاویں اور طرح طرح کی بدزبانی کی باتیں ہمارے دین اور ہمارے نبی علیہ السلام اور ہمارے چراغ ہدایت قرآن شریف کے حق میں کہیں تو اس صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہئیے۔ دوسرا پہلو اس ارشاد کے متعلق ہے کہ جب ہمارے مخالف ہمارے دین اسلام اور ہمارے مقتدا اور پیشوا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف کی نسبت دھوکہ دینے والے اعتراض شائع کریں اور کوشش کریں کہ تا دلوں کو سچائی سے دور ڈالیں تو اس وقت ہمیں کیا کرنا فرض ہے۔ یہ دونوں حکم اس قسم کے ضروری تھے کہ مسلمانوں کو یاد رکھنے چاہئیں تھے۔ مگر افسوس ہے کہ اب معاملہ برعکس ہے اور جوش میں آنا اور مخالف موذی کی ایذا کے فکر میں لگ جانا غازہ دینداری ٹھہر گیا ہے اور انسانی پالیسی کو خدا کی سکھلائی ہوئی پالیسی پر ترجیح دی جاتی ہے حالانکہ ہمارے دین کی مصلحت اور ہماری خیر اور برکت اسی میں ہے کہ ہم انسانی منصوبوں کی کچھ پرواہ نہ کریں اور خدا تعالیٰ کی ہدایتوں پر قدم مار کر اس کی نظر میں سعادت مند بندے ٹھہر جائیں۔

خدا نے ہمیں اس وقت کے لئے کہ جب ہمارے مذہب کی توہین کی جائے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سخت سخت کلمات کہے جائیں کھلے کھلے طور پر ارشاد فرمایا ہے جو سورہ آل عمران کے آخر میں درج ہے اور وہ یہ ہے۔ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُواْ أَذًى كَثِيرًا وَإِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الأُمُور (آل عمران:۱۸۷)۔ یعنی تم اہل کتاب اور دوسرے مخلوق پرستوں سے بہت سی دکھ دینے والی باتیں سنو گے۔ تب اگر تم صبر کرو گے اور زیادتی سے بچو گے تو تم خدا کے نزدیک اولوالعزم شمار کئے جاؤ گے۔

ایسا ہی اس دوسرے وقت کے لئے کہ جب ہمارے مذہب پر اعتراض کئے جائیں۔ یہ ارشاد فرمایا ہے اُدْعُ إِلٰى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ (النحل:۱۲۶)۔ وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُو لٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (سورہ آل عمران) یعنی جب تو عیسائیوں سے مذہبی بحث کرے تو حکیمانہ طور پر معقول دلائل کے ساتھ کر اور چاہئیے کہ تیرا وعظ پسندیدہ پیرایہ میں ہو۔ اور تم میں سے ہمیشہ ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو خیر اور بھلائی کی طرف دعوت کریں اور ایسی باتوں کی طرف لوگوں کو بلاویں جن کی سچائی پر عقل اور سلسلہ سماوی گواہی دیتے رہے ہیں اور ایسی باتوں سے منع کریں جن کی سچائی سے عقل اور سلسلہ سماوی انکار کرتے ہیں۔ جو لوگ یہ طریق اختیار کریں اور اس طرح پر بنی نوع کو دینی فائدہ پہنچاتے رہیں وہی ہیں جو نجات پا گئے۔ (البلاغ۔ فریاد درد، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۳۸۹ تا ۳۹۱)

الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پیشگوئی مصلحِ موعود

’’مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرّعات کو سُنا۔ اور تیری دُعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔

سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔

اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کا راہ ظاہر ہو جائے۔

سو بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس رُوح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔

مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اُسکے آنے کے ساتھ آئے گا۔

وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دَولت ہو گا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوّری نے اُسے کلمہء تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے)۔

دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزندِ دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْھَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔ مَظْھَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسُوح کیا۔

ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔

وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہو گا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔‘‘

(اشتہار 20 فروری 1886 مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اوّل)

عہد خلافت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

خلافت ثانیہ کا آغاز 14 مارچ 1914ء کو ہوا۔ بیرون برصغیر جماعت احمدیہ کا پہلا تبلیغی مرکز 28 جون 1914ء کو لندن میں حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے ذریعہ قائم ہوا۔

صدر انجمن احمدیہ میں نظارتوں کا قیام یکم جنوری 1919ء کو عمل میں آیا۔

جماعت احمدیہ کی باقاعدہ مجلس مشاورت 15، 16 اپریل 1922ء کو شروع ہوئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 15 دسمبر 1922ء کو لجنہ اما اللہ تنظیم قائم فرمائی۔ 1928ء میں ناصرات الاحمدیہ کی تنظیم قائم ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے غیر ممالک کے دو دورے کئے۔ 1924ء میں پہلی بار لندن میں ویمبلے کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ راستہ میں مصر، شام اور فلسطین بھی ٹھہرے۔ دوسرا دورہ 1955ء میں کیا جب آپ علاج کے لئے یورپ تشریف لے گئے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے بیرون پاکستان 1924ء میں مسجد فضل لندن کا سنگ بنیاد اپنے دست مبارک سے رکھا جو 1926ء میں تکمیل پذیر ہوئی۔ یہ بیرونی ممالک میں تعمیر ہونے والی سب سے پہلی مسجد تھی۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے مسجد فضل لندن میں 23 اپریل 1933ء کو تقریر کی۔

احمدی مستورات کے سالانہ جلسہ کا آغاز دسمبر 1926ء میں ہوا۔ حضور کی تحریک پر ہندوستان کے طول و عرض میں پہلا عظیم الشان "یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم" 17 جون 1928ء کو منایا گیا۔

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو 15 جولائی 1931ء کو مسلمانان کشمیر کے حقوق کے لئے بننے والی آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا پہلا صدر منتخب کیا گیا۔ اس اجلاس میں علامہ اقبال، سید محسن شاہ، سید حبیب اور خواجہ حسن نظامی وغیرہ شامل تھے اور تجویز علامہ اقبال کی تھی۔

تحریک جدید کی ابتداء 1934ء میں ہوئی۔ اس کے کل 27 مطالبات ہیں۔

مسجد اقصیٰ قادیان میں پہلی بار لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ حضرت مصلح موعودؓ نے 7 جنوری 1938ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

31 جنوری 1938ء کو باجازت حضرت مصلح موعودؓ دینی درد رکھنے والے نوجوانوں کے ذریعہ ایک تنظیم قائم ہوئی۔ جس کا نام حضرت مصلح موعودؓ نے 4 فروری 1938ء کو مجلس خدام الاحمدیہ رکھا۔

جماعت احمدیہ کے 50 سال اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خلافت پر 25 سال پورے ہونے پر 1939ء میں جوبلی منائی گئی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے 28 دسمبر 1939ء کو خلافت جوبلی کے موقع پر لوائے احمدیت پہلی مرتبہ فضا میں بلند کیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 26 جولائی 1940ء کو 40 سال سے زائد عمر کے احباب جماعت کے لئے تنظیم مجلس انصار اللہ کے نام سے قائم فرمائی۔

تقویم ہجری شمسی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 1940ء میں جاری کیا تا یہ اسلامی کیلنڈر عیسوی کیلنڈر کی جگہ استعمال کیا جاسکے۔ سنہ عیسوی میں سے 621ء کا عدد منہا کر دیا جائے تو سنہ ہجری شمسی نکل آتا ہے۔ مثلاً 2007ء کا سنہ ہجری شمسی 1386 ہوگا۔

آپ کو مصلح موعود ہونے کے بارہ میں اَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِیْلُہٗ وَ خَلِیْفَتُہٗ الہام ہوا اور آپ نے مصلح موعود ہونے کا اعلان 28 جنوری 1944ء کو فرمایا۔ 4 جون 1944ء کو سیدنا حضرت مصلح موعود نے تعلیم الاسلام کالج قادیان کا افتتاح کیا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے 31 اگست 1947ء کو قادیان سے پاکستان کی طرف ہجرت کی۔ پاکستان میں جماعت احمدیہ کا پہلا سالانہ جلسہ 27، 28 دسمبر 1947ء کو بمقام لاہور منعقد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنے ایک کشف کی بناء پر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی "داغ ہجرت" کو پورا کرتے ہوئے ربوہ کی بنیاد 20 ستمبر 1948ء کو رکھی۔ ربوہ میں پہلا جلسہ سالانہ 15، 16، 17 اپریل 1949ء کو منعقد ہوا۔ ربوہ میں مرکزی دفاتر قصر خلافت، دفاتر صدر انجمن احمدیہ، دفاتر تحریک جدید، دفتر لجنہ اماء اللہ کا سنگ بنیاد 31 مئی 1950ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے رکھا۔

حضرت مصلح موعودؓ پر ایک شخص عبدالحمید نے بیت المبارک ربوہ میں 10 مارچ 1954ء کو بعد نماز عصر قاتلانہ حملہ کیا۔ حضور دوسرے دورۂ یورپ کے سلسلہ میں کراچی سے 29 اپریل 1955ء کو روانہ ہوئے۔ دسمبر 1957ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے وقف جدید کا اجرا فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا وصال 7، 8 نومبر 1965ء کی درمیانی شب ہوا۔ (ماخذ: الاسلام ویبسائٹ)

خلاصہ جات خطبات جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۲؍ستمبر ۲۰۱۶ء

افرادِ جماعت کی اصلاح کے لئے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی بنیاد جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت مسیح موعودؑ نے ڈالی تھی، اس پہلے جلسہ کو اس سال 125 سال پورے ہونے والے ہیں۔ وہ جلسہ جو قادیان کی چھوٹی سی بستی میں ہوا تھا اور مسجد کے ایک حصہ میں ۷۵ افراد نے حضرت مسیح موعودؑ کے مددگار بنتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور دنیا کی اصلاح اور اسلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کا جو عہد کیا تھا اس کا نتیجہ آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ ان دنوں میں فرض اور نفل عبادتوں کے علاوہ ذکرِ الٰہی بھی کرتے رہیں۔ ذکرِ الٰہی سے خیالات پاک رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رہتی ہے اور انسان برائیوں سے بچا رہتا ہے، یہی مقصد عبادات کا ہے اور ذکر الٰہی لازمی عبادات کی طرف بھی توجہ دلاتا رہتا ہے اور اگر انسان صحیح عبادت کر رہا ہے تو اس کی وجہ سے ذکر الٰہی کی طرف توجہ رہتی ہے۔ پس اس بات کو ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے، اللہ تعالیٰ نے اسلام میں عبادت کا ایک رکن رکھا ہے جو ہر حالت میں ہر مسلمان پر تو فرض نہیں ہے لیکن اس کے باوجود لاکھوں مسلمان اس فریضہ کو انجام دیتے ہیں یعنی حج بیت اللہ کا فریضہ۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جو جلسہ کی تین اغراض بیان فرمائی ہیں وہ انہی تین باتوں کے گرد گھومتی ہیں کہ ہمیں اپنی اصلاح کا موقع ملے، اپنے نفس کی اصلاح ہو فضولیات سے پرہیز ہو، اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا ہو اور اس کے حکموں پر کامل اطاعت سے چلنے کی طرف خاص توجہ پیدا ہو اور اپنے بھائیوں سے خاص رشتہ محبت اور بھائی چارے کا قائم ہو اور ہر قسم کی خود غرضی اور جھگڑے کو ختم کریں، جب حضرت مسیح موعودؑ نے ایک سال دیکھا کہ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف لوگ توجہ نہیں دے رہے تو آپ نے ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوئے ایک سال جلسہ کا انعقاد نہیں فرمایا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہماری پردہ پوشی فرمائی ہوئی ہے اور ہماری غلطیاں ابھر کر غیروں کے سامنے نہیں آتیں ورنہ ہم میں سے ہر ایک اگر اپنا جائزہ لے تو ہمیں پتہ چلے گا کہ کتنی کتنی غلطیاں ہیں اور ہم میں حضرت مسیح موعودؑ کے معیار کے مطابق کتنی کمزوریاں پائی جاتی ہیں اور یہ کمزوریاں جماعت اور حضرت مسیح موعودؑ کے نام کو بدنام کرنے کا باعث بن سکتی ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہماری طرف منسوب ہو کر ہمیں بدنام نہ کرو۔ جلسہ کی انتظامیہ کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔ حالات کی وجہ سے اگر بعض دفعہ داخلی راستوں میں وقت لگ جائے تو وہاں بھی برداشت کریں، حوصلہ اور صبر سے کام لیں۔ بے شمار یہ جو کام کرنے والے کارکنان اور کارکنات ہیں مرد اور عورتیں ہیں، بچے بچیاں ہیں، ان سے بھرپور تعاون کریں، یہ نہ دیکھیں کون کس عمر کا ہے، یہ دیکھیں کہ اس کے ذمہ جو کام دیا گیا ہے وہ اس کو سرانجام دینے کے لئے آپ کو کچھ باتیں کہہ رہا ہے جن پر آپ نے عمل کرنا ہے، ان کے لئے دعائیں بھی بہت کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم جلسہ سے صحیح فیض پانے والے ہوں۔۔

۹؍ستمبر ۲۰۱۶ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ گزشتہ اتوار تین دن کے بھرپور پروگراموں کے بعد اپنے اختتام کو پہنچا۔ جلسہ سالانہ کی تیاری کے سلسلہ میں سارا سال کوششیں اور کام ہوتا ہے، سینکڑوں رضاکار کچھ دن پہلے اپنا کام شروع کر دیتے ہیں اور جب جلسہ شروع ہو تو لگتا ہے کہ ایک دم میں اختتام بھی ہو گیا۔ تین دن پلک جھپکنے میں گزر جاتے ہیں۔ شاید دوسرے ملکوں میں رہنے والوں کا خیال ہو کہ جرمنی کا جلسہ تو بڑے تعمیر شدہ ہالوں میں ہوتا ہے، سب کچھ بنا بنایا مل گیا ان کو، یہاں رضاکاروں کا کیا کام ہوتا ہوگا؟ جلسہ سالانہ پر یورپ کے مختلف ممالک سے غیر مہمان جو آتے ہیں وہ بھی بہت متاثر ہو کر جاتے ہیں، احمدی اگر نہیں بھی ہوتے، متاثر ضرور ہوتے ہیں بلکہ بعض جماعت احمدیہ کے سفیر بن کر تبلیغ کا کام بھی کرتے ہیں۔ اس سال جلسہ کے موقع پر جو وفود باہر سے آئے، ان میں لیتھونیا، میسی ڈونیا، لاٹویا، مالٹا، بوسنیا، البانیہ، کوسووو، بلغاریہ، کازکستان، رومانیہ، بیلجیئم، کروشیا اور ہنگری سے لوگ آئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح سے وفود کی ملاقات بھی ہوئی تھی۔ ایک مہمان علی صاحب جن کا تعلق ملک شام سے ہے، کہتے ہیں مجھے جماعت کا تعارف ایک عرب احمدی کے ذریعے ہوا اور

ایک جماعتی تبلیغی میٹنگ میں شامل ہونے کا موقع ملا جس میں جماعت کے عقائد پر تفصیلی بات چیت ہوئی جس سے کافی حد تک تسلی ہوئی، اس کے بعد فیملی کے ساتھ جلسہ جرمنی پر جانے کا اتفاق ہوا، وہاں جماعت کی تنظیم اور روحانی ماحول دیکھ کر بہت تعجب ہوًا۔ میرے لئے یہ بہت ہی خوبصورت موقع ہے کہ میں آپ کے ساتھ وقت گزار رہا ہوں، میں آپ کے حسنِ ضیافت اور بھائی چارے اور مہمانوں کو خوش آمدید کہنے اور مہمانوں کے لئے اپنی راتیں قربان کرنے پر شکر گزار ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا: میئر صاحب نے فرمایا کہ کہ مجھے بڑا گھمنڈ تھا کہ میں آپ کی جماعت کو جانتا ہوں مگر آج مجھے اسلام کے بارہ میں اور خاص طور پر آپ کی اسلامی ہمدردی کے جذبات سے بھری دنیا بھر میں امداد کے بارہ میں مزید سیکھنے کو ملا۔ مجھے بہت خوشی ہوئی جب خلیفہ نے کہا کہ اسلام گرجاگھروں کی حفاظت کی تعلیم بھی دیتا ہے اور دیگر تمام مذاہب کے مقتدیوں کی بھی۔ ایک مہمان مسٹر سٹیفن کہتے ہیں: جو میں نے سوچا تھا اس سے یہ انوکھا اور مختلف واقعہ تھا، مجھے نہیں معلوم میں نے کیا امید کی تھی لیکن یہ اس کے بالکل بر عکس تھا۔ حضور نے فرمایا یہ بھی بتادوں کے جلسہ اور مساجد کے فنکشنز کی مجموعی طور پر میڈیا میں 80 سے زائد خبریں شائع ہوئی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ دیکھنے سننے والوں کی تعداد 72 ملین لوگوں تک ہے۔ جلسہ جرمنی پر پانچ ٹی وی چینلز نے خبریں دیں، ایک ویڈیو سٹیشن نے، تین مرکزی اخباروں نے اور اس کے علاوہ بہت سے دوسرے اخباروں نے کوریج دی، ٹی وی چینل ہیں SWR TV, Baden TV, RTL TV, ZDF TV اور الباینین ٹی وی۔

۱۶ر ستمبر ۲۰۱۶ء

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا: ہر ایک کے قریبی رشتہ دار کو اپنے قریبیوں کے دنیا سے رخصت ہونے کا غم ہوتا ہے، چاہے وہ کسی بھی عمر میں رخصت ہوًا ہو لیکن بعض وجود ایسے ہوتے ہیں جن کے اس دنیا سے رخصت ہونے پر افسوس کرنے والوں کا دائرہ بڑا وسیع ہوتا ہے اور اگر کوئی ایسی پسندیدہ شخصیت نوجوانی میں اور اچانک رخصت ہو جائے اس دنیا سے تو دکھ اور افسوس بہت بڑھ جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر تکلیف اور مشکل اور افسوس اور صدمہ کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی رضا پہ راضی رہتے ہوئے اناللہ واناالیہ راجعون کی دعا سکھائی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

پچھلے دنوں ہمارے بہت ایک بہت ہی پیارے عزیز جامعہ احمدیہ کے طالب علم رضا سلیم کی 20 سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ ایک عزیز نے حضور کو بتایا کہ ان کے دوست اپنی اہلیہ کے ساتھ اطلاع ملنے کے ۲ گھنٹے کے اندر ہی مرحوم کے والدین کے پاس افسوس کے لئے گئے تو کہتے ہیں کہ میری بیوی کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب عزیز مرحوم کی والدہ نے کہا کہ وہ میرا بہت ہی پیارا بیٹا تھا لیکن اس کو بلانے والا اس سے بھی پیارا ہے۔ یہ ہے وہ مومنانہ شان کا جواب جو ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے والوں میں نظر آتا ہے، کوئی چیخنا چلانا نہیں، ہاں افسوس ہوتا ہے، اس میں انسان روتا بھی ہے، صدمہ کی انتہائی حالت بھی ہوتی ہے۔ ربوہ کی ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ آج کل کافی بیمار ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحت دے، ان کا خاندان سے بہت تعلق تھا، وہ کہا کرتا تھا کہ میں ان کے لئے بہت دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے اور اس کی دعائیں بھی ان کے لئے قبول کرے۔ وہ لکھتی ہیں کہ میں نے جمعہ کی رات خواب میں دیکھا کہ میرے گھر بڑے لوگ آرہے ہیں اور بڑی تصویریں بن رہی ہیں، میں ڈر کر اٹھی اور اپنے شوہر کو کہا کہ مجھے خواب آئی ہے جس میں ڈر کر اٹھ گئی ہوں، اس خواب کا اچھا تاثر نہیں ہے تو صبح ہوتے ہی صدقہ دے دیں۔ انہوں نے کہا میں دفتر جاؤں گا تو صدقہ دے دوں گا لیکن اس سے پہلے ہی افسوسناک اطلاع آگئی۔ ان کے ایک ہم مکتب مکرم سفیر احمد لکھتے ہیں کہ میرا تعلق بیلجیئم سے ہے اور رضا سلیم مرحوم کو پتہ تھا کہ میں وہاں سے ہوں اور ہفتہ کے اختتام پر گھر نہیں جاتا تو ہفتہ کے اختتام پر ہمیشہ مجھے اپنے گھر کا کھانا کھلانے ضرور لے کر جاتا۔ اسی طرح ہمیشہ انگریزی کے امتحان کی سمجھا کر میری تیاری کرواتا کیونکہ میری انگریزی کمزور ہے، اس طرح ایک عزیز شاہ زیب اطہر ہے۔ وہ بھی کہتا ہے کہ بڑا نرم مزاج اور خوشی سے دوسروں سے ملنے والا شخص تھا۔ ہر وقت دوسروں کی مدد کے لئے تیار رہتا۔ جب ہمیں وقفِ عارضی کے لئے بھیجا گیا اور بازار میں ہم نے تبلیغی سٹال لگایا تو بہت احسن رنگ میں لوگوں تک پیغام پہنچایا۔ حضور نے فرمایا: جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا، وہ بچہ جامعہ پاس کرنے سے پہلے ہی بہترین مربی اور بہترین مبلغ تھا اور خلافت کے لئے بے انتہا غیرت رکھنے والا تھا۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے جامعات کے تمام طلباء کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ بھی اخلاص و وفا میں آگے بڑھنے والے ہوں اور اپنے فرائض کو ادا کرنے والے ہوں۔ عزیزم کے دوست

صرف اس کی خوبیاں بیان کرنے والے نہ ہوں بلکہ دوستی کا حق اب اس طرح ادا کریں کہ اس کی خوبیاں اپنا کر اپنی تمام تر صلاحیتیں دین کی خدمت کے لئے استعمال کریں۔ اور حضور کو بھی اور آئندہ آنے والے خلفاء کو بھی بہترین سلطانِ نصیر اور مددگار ملتے رہیں۔

۲۳/ ستمبر ۲۰۱۶ء

آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر حقیقی مومن کی نشانی بتاتے ہوئے فرمایا کہ حقیقی مومن وہی ہے جو جو چیز اپنے لئے چاہتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے چاہتا ہے۔ یہ ایک ایسا راہنما اصول ہے جو دنیا میں ہر سطح پر گھر سے لے کر بین الاقوامی تعلقات تک پیار، محبت اور صلح کی بنیاد ڈالتا ہے، جھگڑوں کو ختم کرتا ہے، دلوں میں نرمی پیدا کرتا ہے، ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ حضور نے کئی موقعوں پر غیروں کے سامنے یہ بات رکھی تو بڑے متاثر ہوئے۔ لیکن ہمارا مقصد صرف اچھی بات بتا کر لوگوں کو متاثر کرنا نہیں ہے بلکہ اپنے عمل سے اس بات کی اور ہر اسلامی حکم کی خوبصورتی ثابت کرنا بھی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی محبت کی خواہش رکھنے والوں، اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے والوں کے یہ رویے ہوتے ہیں کہ نہ صرف قصوروار کا قصور معاف کر دیں بلکہ اس پر احسان بھی کر دیں، حضرت مسیح موعودؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ یاد رکھو جو شخص سختی کرتا ہے اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہر گز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آکر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمے سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ پس عفو اور معاف کرنا اس وقت ہے جب قصوروار کا رویہ نظر آتا ہے کہ وہ آئندہ یہ غلط کام نہیں کرے گا۔ بعض عادی مجرم ہوتے ہیں اور ہر دفعہ جرم کر کے معافی مانگتے ہیں، ایسے لوگوں کے لئے سزا ضروری ہوتی ہے اور سزا بھی اس طرح ہو کہ اس سے اصلاح کا پہلو نکلتا ہو۔ پھر ایک جگہ آپؑ نے فرمایا کہ بدی کا بدلہ اسی قدر بدی ہے جو کی گئی لیکن جو شخص عفو کرے اور گناہ بخش دے اور اس عفو سے کوئی اصلاح پیدا ہوتی ہو نہ کوئی خرابی تو خدا اس سے راضی ہے اور اسے اس کا بدلہ دے گا۔ پس قرآن کی رو سے نہ ہر جگہ انتقام محمود ہے اور نہ ہر جگہ عفو قابلِ تعریف ہے بلکہ محل شناسی کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ خدا کے مقربوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئیں، بہت بری طرح ستایا گیا مگر ان کو اَعرِض عَنِ الجٰھِلِین کا ہی خطاب ہوا۔ خود اس انسانِ کامل، ہمارے نبی ﷺ، کو بہت بری طرح تکلیفیں دیں گئیں اور گالیاں، بدزبانی اور شوخیاں کی گئیں مگر اس خُلقِ مجسم ذات نے اس کے مقابلہ میں کیا کیا؟ ان کے لئے دعا کی۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ نے وعدہ کر لیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا تو تیری جان اور عزت کو صحیح و سلامت ہم رکھیں گے اور یہ بازاری آدمی اس پر حملہ نہ کر سکیں گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضور ﷺ کے مخالف آپ ﷺ کی عزت پر حرف نہ لا سکے اور خود ہی ذلیل و خوار ہو کر آپ کے قدموں پر گرے یا سامنے تباہ ہوگئے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں بعض آدمی ایک قسم کے اخلاق میں اگر عمدہ ہیں تو دوسری قسم میں کمزور۔ اگر ایک خُلق کا رنگ اچھا ہے تو دوسرے کا برا۔ فرمایا لیکن تاہم اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اصلاح ناممکن ہے۔ انسانوں کی مختلف طبیعتیں ہوتی ہیں۔ بعض اخلاق بعضوں کے بہت اچھے ہوتے ہیں لیکن دوسرے میں کمزوری ہے۔ ہر انسان میں اچھائیاں بھی ہیں اور کمزوریاں بھی ہیں لیکن حضرت مسیح موعودؑ ہم سے چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے ہمیں اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے اور وہ اعلیٰ اخلاق اپنانے چاہئیں جو ایک حقیقی مومن کا معیار ہیں۔

۳۰/ ستمبر ۲۰۱۶ء

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا: آج سے مجلس انصار اللہ یوکے اور لجنہ اماء اللہ کا اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت و اخوت میں بڑھا جائے۔ علمی پروگرام اور مقابلے اس روح کے ساتھ ہونے چاہئیں کہ ہم نے ان باتوں سے کچھ سیکھ کر اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔ بعض کھیلوں کے پروگرام ہوتے ہیں تو اس لئے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے صحت مند جسم بھی ضروری ہے ورنہ نہ ہی انصار اللہ کی کھیل کود کی عمر ہے اور نہ ہی 22-23 سال کی عمر کے بعد عورتیں عموماً کھیل کود میں کوئی شوق رکھتی ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کا بھی ایک عہد ہے جسے انہیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کی اکثریت دین پر وفا کے ساتھ قائم ہے، اعتقادی

لحاظ سے اکثر مضبوط ہیں لیکن ہر لجنہ ممبر کو، ہر احمدی عورت کو، اپنی عملی حالتوں کو بھی اس معیار پر لانا ہو گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم ہے۔ لجنہ اماء اللہ کا بھی ایک عہد ہے اور اپنے فنکشنز اور اجتماعوں پر یہ عہد دہراتی بھی ہیں کہ ہم اپنے مذہب کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گی تو پہلی قربانی جو مذہب مانگتا ہے وہ یہ ہے کہ اپنی تمام دنیاوی خواہشات کو پیچھے کر کے اپنی عملی حالت کو مذہب کی تعلیم کے مطابق ڈھالیں۔ اسی طرح ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع بھی لجنہ اماء اللہ کے ساتھ ہو رہا ہے۔ ناصرات بھی یہ عہد کرتی ہیں۔ ان کو بھی اپنے عہدوں کو نبھانا چاہئے۔ 14 سے 15 سال کی عمر ہوش کی عمر ہوتی ہے اور اچھا برا سمجھنے کی عمر ہوتی ہے اور اس عمر میں بہت سی خواہشات بھی ہوتی ہیں۔ اگر دنیا کی طرف نظر ہو تو دنیاوی خواہشات دین پر حاوی ہو جاتی ہیں، اس لئے ہر احمدی بچی کو بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہے اور اپنے عہد کو بار بار دہراتے رہنے کی ضرورت ہے تا کہ ہر احمدی بچی بجائے فضول دنیاوی خواہشات کے پیچھے چلنے کے اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے کوشش کرنے والی ہو اور وہ اعلیٰ مقاصد ناصرات کے عہد میں بیان کئے گئے ہیں۔ حضور نے فرمایا اجتماع کے حوالے سے اس مختصر بات کے بعد میں ایک پیارے عزیز کا ذکر خیر کرنا چاہتا ہوں جو گزشتہ دنوں ہم سے جدا ہوا۔ چند ہفتے پہلے ایک حادثے کے نتیجہ میں ایک عزیز ہم سے جدا ہوا تھا اور چند دن پہلے جامعہ احمدیہ یوکے کا ایک اور بہت پیارا طالب علم اور نوجوان جو جامعہ احمدیہ کی تعلیم بالکل مکمل کر چکا تھا، کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد ہم سے جدا ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ جس بچے کا میں ذکر کر رہا ہوں اس کا نام مظہر احسن تھا۔ بیماری کی وجہ سے آخری سال کا امتحان نہیں دیا تھا لیکن جیسی اس عزیز نوجوان نے زندگی گزاری ہے، وہ مربی اور مبلغ ہی تھا، امتحان پاس کرتا یا نہ کرتا۔ جب بھی میری مظہر صاحب سے بیماری کے دوران فون پر بات ہوئی تو بڑے حوصلہ سے جواب دیا کرتے تھے بلکہ ایک دو دفعہ تو ان کی والدہ نے کہا کہ دوائیوں کی وجہ سے ان کے منہ میں چھالے پڑے ہوئے ہیں اور بولا نہیں جاتا لیکن جب حضور سے بات کی تو صحیح طرح بول رہے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ آپ آرام کریں لیکن انتہائی خلوص سے کہنے لگے کہ چھالے مجھے تکلیف نہیں دے رہے اور اللہ تعالیٰ نے فضل بھی کیا اور وہ چھالے ٹھیک بھی ہو گئے۔ انتہائی وفادار اور اپنی زندگی کے مقصد کو سمجھنے والا احمدی بچہ تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس پر رحمتیں برساتا رہے، اس کے درجات بلند کرتا رہے، اس جیسے ہزاروں واقفین پیدا ہوں جو اس باریکی سے اپنے مقصد کو سمجھنے والے ہوں۔ جمعہ کی نماز کے بعد حضور نے مظہر احسن صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی۔

۷/اکتوبر۲۰۱۶ء

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال دنیا کی جماعتیں اپنے اپنے ملک کے جلسہ سالانہ منعقد کرتی ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر اس کا اجراء فرمایا تھا اور فرمایا کہ سال میں تین دن قادیان میں جمع ہوں۔ اس لئے جمع نہ ہوں کہ ہم نے کوئی میلہ کرنا ہے، کوئی کھیل کود کرنی ہے، دنیاوی مقاصد کو حاصل کرنا ہے، نہیں، بلکہ اس لئے جمع ہوں تا کہ دینی علم میں اضافہ ہو اور معلومات وسیع ہوں، اس لئے جمع ہوں تا کہ معرفت ترقی پذیر ہو، معرفت کیا ہے؟ کسی چیز کا علم ہونا اور اس کی گہرائی کو جاننا۔ پس آپ بھی یہاں اس لئے جمع ہیں کہ اس مقصد کو پورا کریں جو حضرت مسیح موعودؑ نے بیان فرمایا تھا۔ ہر سال آپ اس مقصد کے لئے جمع ہوتے ہیں اور اس سال خاص طور پر آپ اس مقصد کے لئے جمع ہوئے ہیں کہ جماعت کے قیام کے 50 سال پورے ہو گئے ہیں۔ بعضوں کو اس سے اختلاف بھی ہو گا لیکن کوئی نہ کوئی معیار بھی رکھنا پڑتا ہے۔ جب سے جماعت کی رجسٹریشن ہوئی ہے اس کو معیار مقرر کر کے 50 سال گنے جاتے ہیں، تو بہر حال جماعت اس ملک میں قیام کے 50 سال منا رہی ہے اور اسی وجہ سے امیر صاحب نے خاص طور پر زور دے کر حضور کو بھی بلایا کہ جماعت کینیڈا اس سال 50 سال کے حوالے سے مختلف فنکشن بھی کر رہی ہے اور یہ جلسہ اس وجہ سے بھی امید ہے کہ بڑا ہو گا۔ حضور نے فرمایا کہ پاکستان کے حالات کی وجہ سے بہت سے احمدی ہجرت کر کے دوسرے ممالک میں گئے اور آپ میں سے اکثریت اس ہجرت کے نتیجے میں یہاں آئی ہے۔ آپ نے دینی آزادی کے حصول کے لئے ہجرت کی ہے اور یہاں کی حکومت نے آپ کو اس لئے یہاں کی شہریت دی تا کہ آپ آزادی سے اپنی مذہبی تعلیمات پر عمل کر سکیں، پس یہاں (کینیڈا) میں رہنے والے ہر احمدی کی علاوہ اس عہد کے جو وہ کرتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا، ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ جس مقصد کے لئے ہجرت کی اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی نسلوں کو بتائیں کہ ہم

پاکستان میں ایسے حالات سے آئے۔ ایک دفعہ چند اشخاص حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر بیعت بھی کر لی۔ بیعت کے بعد حضرت مسیح موعودؑ نے انہیں چند نصائح بھی فرمائیں۔ آپؑ نے فرمایا: آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہیں ماننا چاہئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے۔ فرمایا کہ نیک بنو، متقی بنو اور یہ وقت دعاؤں میں گزارو۔ پھر مزید نصیحت فرماتے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عملِ صالح بھی رکھا ہے، عملِ صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرہ فساد نہ ہو۔ یاد رکھو کے انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں۔ پس یہ اصل ہے کہ ہم خدا تعالیٰ سے تعلق مضبوط کریں اور جہاں اللہ تعالیٰ کے حق ادا کریں، اس کے بندوں کے بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔ ان حسنات کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق حسنات ہیں اور برائیوں سے بچنے کی کوشش کریں، ان برائیوں سے بچنے کی کوشش کریں جو خدا تعالیٰ کے نزدیک برائیاں ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے کھول کر ہمیں قرآن کریم میں بیان فرما دیا ہے۔ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لانے کے بعد اعتقادی اور عملی لحاظ سے مضبوط سے مضبوط تر ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہی چیزیں ہیں جو ہماری نجات کا باعث ہیں۔

حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام اور حضرت مفتی محمد صادق رضی اللہ عنہ کی خط و کتابت کا نمونہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت اقدس مرشدنا و مہدینا مسیح موعود و مہدی معہود نائب رسول کریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ — اما بعد۔ گذارش ہے کہ اس عاجز نے گذشتہ تین چار دنوں میں کئی دفعہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہوئے اور اپنی کمزوریوں کا اظہار کرتے ہوئے استخارہ کیا ہے۔ اور اس کے بعد اپنے دینی اور دنیوی فوائد کو یہ عاجز اسی میں دیکھتا ہے کہ حضور کی جوتیوں میں حاضر رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس امر کے لئے اس عاجز کو انشراح صدر عطا فرمایا ہے۔ پھر جیسا حضور اقدس حکم فرماویں — کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور آپ کی متابعت میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ میرے قلب کا میلان بعد دعا استخارہ کے بالکل اسی طرف ہو گیا ہے۔ اے خدا میرے گناہوں کو بخش دے۔ میری کمزوریوں کو دور فرما اور مجھے صراط المستقیم پر چلا۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کا حامی و ناصر ہو اور آپ کے دشمنوں کو روسیاہ کرے۔ آمین ثم آمین۔
آج ۷ تاریخ ہے اس واسطے اب لاہور خط لکھ دینا چاہئے۔

حضور کی جوتیوں کا غلام — عاجز محمد صادق

انہی کی نسلیں اونچی کی جائیں گی جو تبلیغ میں اونچے ہوں گے (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ)

امریکہ میں اگرچہ جماعت بہت تعلیم یافتہ ہے اور مقامی طور پر امریکن بھی خدا کے فضل سے کافی تعداد میں احمدی ہیں لیکن تبلیغ میں امریکہ پیچھے ہے۔ ایک ڈیٹن کی جماعت کبھی کبھی جوش دکھاتی ہے اور ایک دم پنپنا شروع کرتی ہے پھر ان پر نیند بھی آجاتی ہے پھر کچھ دیر آرام کرتے ہیں تو امریکہ کو توجہ دلانی چاہئے کچھ امریکن نمائندے یہاں موجود ہیں اس وقت ان کو میں خاص طور پر پیش نظر رکھ رہا ہوں کہ امریکہ میں پاکستانی بالکل تبلیغ نہیں کر رہا۔ جو امریکن افریقین ہیں وہ تو خدا کے فضل سے کر بھی لیتے ہیں اور ان میں وائٹس (Whites) بھی کرتے ہیں اور پچھلے سال بھی سفید فام امریکنوں میں بھی بیعتیں ہوئیں لیکن وہ بھی جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کبھی اٹھتے ہیں کبھی سو جاتے ہیں۔ ایک استقلال جو مومن کی زندگی میں نظر آنا چاہئے وہ نہیں ہے اور پاکستانی تو تبلیغ میں بہت ہی نکمے ہیں بیچارے زیادہ سے زیادہ جو بہت مخلص کہلاتے ہیں وہ چندے میں مخلص ہیں اور بعض لوگ اپنے بچوں کو قرآن شریف وغیرہ پڑھا دیتے ہیں گھر میں اور تربیت بھی کر رہے ہیں۔ یہ بڑا اہم کام ہے بہت بنیادی کام ہے لیکن تبلیغ میں پیچھے رہ گیا ہے امریکہ خصوصاً امریکن پاکستانی شاید ان کو خدا تعالیٰ نے چونکہ سہولتیں زیادہ دی ہیں، ان کے مقام زیادہ بلند ہیں مالی دنیاوی لحاظ سے تو شاید وہ سمجھتے ہوں کہ ہم تبلیغ والے لوگ نہیں ہیں، تبلیغ تو نچلے آدمیوں کا کام ہے تو یہ درست نہیں ہے میں نے پہلے بھی کہا تھا اونچا وہی ہے جو تبلیغ میں اونچا ہے اور وہی اونچے ہوں گے آئندہ اور انہی کی نسلیں اونچی کی جائیں گی جو تبلیغ میں اونچے ہوں گے جو اس میں گر جائیں گے ان کی نسلوں کی بھی کوئی ضمانت نہیں ہے۔

تبلیغ سے متعلق چند ایمان افروز واقعات از قلم حضرت مولانا غلام رسول قُدسیؓ راجیکی

اعجازِ احمدیّت

فیضانِ ایزدی نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت راشدہ کے طفیل اور تبلیغِ احمدیت کی برکت سے میرے اندر ایک ایسی روحانی کیفیت پیدا کردی تھی کہ بعض اوقات جو کلمہ بھی میں منہ سے نکالتا اور مریضوں اور حاجتمندوں کے لئے دعا کرتا تھا مولیٰ کریم اسی وقت میرے معروضات کو شرفِ قبولیت بخش کر لوگوں کی مشکل کشائی فرمادیتا تھا۔ چنانچہ ایک موقعہ پر جب میں موضع سعد اللہ پور گیا تو میں نے چوہدری اللہ داد صاحب کو جو چوہدری عبداللہ خان نمبردار کے برادرزادہ تھے اور ابھی احمدیت سے مشرف نہ ہوئے تھے۔ مسجد کی ایک دیوار کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھا کہ وہ بے طرح دمہ کے شدید دورے میں مبتلا تھے اور سخت تکلیف کی وجہ سے نڈھال ہو رہے تھے۔ میں نے وجہ دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ مجھے پچیس سال سے پرانا دمہ ہے جس کی وجہ سے زندگی دُوبھر ہوگئی ہے۔ میں نے علاج معالجہ کی نسبت پوچھا تو انہوں نے کہا کہ دُور دُور کے قابل طبیبوں اور ڈاکٹروں سے علاج کرواچکا ہوں مگر انہوں نے اس بیماری کو موروثی اور مزمن ہونے کی وجہ سے لاعلاج قرار دے دیا ہے اس لئے میں اس کے علاج سے مایوس ہوچکا ہوں۔ میں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کسی بیماری کو لکل داءٍ دواء کے فرمان سے لاعلاج قرار نہیں دیا۔ آپ اسے لاعلاج سمجھ کر مایوس کیوں ہوتے ہیں۔ کہنے لگے کہ اب مایوسی کے سوا اور کیا

چارہ ہے۔ میں نے کہا کہ ہمارا خدا تو فعال لما یرید ہے اور اُس نے فرمایا ہے کہ لاتایئسوا من روح اللہ و من یائس من روح اللہ الا القوم الکٰفرون۔ یعنی یاس اور کفر تو اکٹھے ہو سکتے ہیں لیکن ایمان اور یاس اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے آپ نااُمید نہ ہوں اور ابھی پیالہ میں تھوڑا سا پانی منگائیں میں آپ کو دم کر دیتا ہوں۔ چنانچہ اُسی وقت انہوں نے پانی منگایا اور میں نے خدا تعالیٰ کی صفت شافی سے استفادہ کرتے ہوئے اتنی توجہ سے اس پانی پر دم کیا کہ مجھے خدا تعالےٰ کی اس صفت کے فیوض سورج کی کرنوں کی طرح اس پانی میں برستے ہوئے نظر آئے۔

اس وقت مجھے یقین ہو گیا کہ اب یہ پانی افضال ایزدی اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی برکت سے مجسم شفا بن چکا ہے۔ چنانچہ میں نے یہ پانی چوہدری اللہ داد کو پلایا تو آن کی آن میں دمہ کا دورہ رُک گیا اور پھر اس کے بعد کبھی اُنہیں یہ عارضہ نہیں ہوا حالانکہ اس واقعہ کے بعد چوہدری اللہ داد تقریباً پندرہ سولہ سال تک زندہ رہے۔ اس قسم کے نشانات سے اللہ تعالیٰ نے چوہدری صاحب موصوف کو احمدیت بھی نصیب فرمائی اور آپ خدا کے فضل سے مخلص اور مبلغ احمدی بن گئے۔ الحمدللہ علیٰ ذلک۔ (حیاتِ قُدسی صفحات ۴۹۔۵۱)

موضع مکھنانوالی کا ایک واقعہ اور کرشمۂ قدرت

ایک دفعہ سید عادل شاہ صاحب رضی اللہ عنہ نے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور بڑے مخلص احمدی تھے یہ خواہش ظاہر کی کہ ان کے گاؤں موضع مکھنانوالی میں ایک تبلیغی جلسہ کیا جائے جس میں تمام گردونواح کے احمدی احباب اکٹھے ہوں تاکہ اس جلسہ کے ذریعہ ایک تو احمدیت کی تبلیغ ہو اور دوسرے احمدی احباب کی ملاقات بھی ہو جائے۔ چنانچہ انہوں نے جلسہ کی تاریخ مقرر کی اور ہم سب احمدی موضع مکھنانوالی پہنچ گئے۔ دورانِ جلسہ میں میری بھی تقریر ہوئی اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اور دلائل کے متعلق قرآن کریم اور احادیثِ نبویہ اور اقوالِ ماثورہ میں سے ثبوت پیش کئے گئے۔ ان تقریروں کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اثر ہوا کہ بعض غیر احمدیوں نے حضرت مسیحؑ کی وفات کا مسئلہ تو تسلیم کر لیا اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت بھی انہیں حُسنِ ظنّی پیدا ہو گئی اور وہ نفرت اور کراہیت جو علماءِ مکفّرین کے فتاویٰ کی وجہ سے ان لوگوں میں پائی جاتی تھی۔ بہت حد تک دُور ہو گئی۔ ہم نے چونکہ ان تقریروں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزات اور بعض نشانوں کا بھی ذکر کیا تھا، اس لئے جلسہ کے برخاست ہونے کے بعد جب ہم سب دوست نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں آئے تو ہمارے پیچھے اس گاؤں کے دو ماچھی سقہ قوم کے فرد بھی آ گئے اور پکار پکار کر کہنے لگے کہ مہدی اور مسیح کا دعوےٰ تو کیا جاتا ہے مگر نور اور یمن اتنا بھی نہیں کہ کوئی کرامت دکھا سکیں۔ میں نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے پوچھا تمہاری اس سے کیا مراد ہے۔ تب ان میں سے ایک نے کہا کہ میرا بھائی قریباً ڈیڑھ سال سے ہچکی کے مرض میں مبتلا ہے۔ طبیبوں اور ڈاکٹروں کے علاج سے بھی اُس کو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ میں نے کہا تو اس میں ہمارا قصور ہے۔ اگر آپ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دعا کراتے اور اس کو کوئی فائدہ نہ ہوتا تو اعتراض بھی تھا اب ہم پر کیا اعتراض ہے۔ اس نے کہا تو پھر آپ ہی کچھ احمدیت کا اثر دکھائیں تاکہ ہم بھی دیکھ لیں کہ احمدی اور غیر احمدی لوگوں میں کیا فرق ہے۔ میں نے کہا اچھا یہ بات ہے تو لاؤ کہاں ہے تمہارا مریض۔ چنانچہ اسی وقت اس شخص نے اپنے بھائی کو جو پاس ہی بیٹھا کراہ رہا تھا میرے سامنے کھڑا کر دیا۔ خدا کی حکمت ہے کہ اس مریض کا میرے سامنے آنا ہی تھا کہ میں نے ایک غیبی طاقت اور روحانی اقتدار اپنے اندر محسوس کیا اور مجھے یوں معلوم ہونے لگا کہ میں اس مرض کے ازالہ کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک اعجاز نما قدرت رکھتا ہوں چنانچہ اسی وقت میں نے اس مریض کو کہا کہ تم میرے سامنے ایک پہلو پر لیٹ جاؤ اور تین چار منٹ تک جلد جلد سانس لینا شروع کر دو (یہ بات میں نے ایک الہامی تحریک سے اسے کہی تھی) چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد میں نے اُسے اُٹھنے کے لئے کہا جب وہ اُٹھا تو اس کی ہچکی بالکل نہ تھی۔ اس کرامت کو جب تمام حاضرین نے دیکھا تو حیرت زدہ ہو گئے اور وہ دونوں بھائی بلند آواز سے کہنے لگے کہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا صاحب واقعی سچے ہیں اور ان کی برکت کے نشان واقعی نرالے ہیں۔ اسکے بعد حکیم علی احمد صاحب احمدی رضی اللہ عنہ جو ایک عرصہ تک اس مرض کا علاج کر کے مایوس ہو چکے تھے مجھے کہنے لگے آپ نے تو کمال دکھایا ہے میں نے کہا یہ تو احمدیت کا کمال ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ نشان ظاہر کیا ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

(حیاتِ قُدسی صفحہ ۵۷۔۵۸)